

ارشادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

دعواتِ عبدیت

۲۱ اپریل ۸۳ء۔ دارالعلوم ربانیہ شیدو کے اربابے انتظام کی دعوتے اور شدید اصوار پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم ربانیہ تشریف لے گئے حضرت سے مدظلہ کی آمد کی اطلاع علاقہ بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔ علاقہ بھر سے عقیدت مندوں کا سیلاب آمد آیا تھا۔ حضرت سے مدظلہ شدید علیل تھے۔ تفسیر کرنا دشوار تھا۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھا اٹھائے۔ احقر نے وہی دعائیہ کلمات اس وقت محفوظ کر لئے تھے جواب کا غذا ت کے ڈھیس میں مل گئے ہیں لہذا نذر قرار میں ہیں (ع ق ح)

اللہ کریم کا بے پایاں فضل و کرم | ہم دن رات نافرمانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو راستہ بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبیؐ نے جو طریقہ سکھایا ہے اس سے اعراض کرتے ہیں اپنے اعمال کی وجہ سے ہم سزا کے مستحق ہیں۔ مگر اس کے وجود اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے اپنے انعامات اور بے پایاں فضل و کرم سے ہم سب کو نوازا رہا ہے فی ہر سانس ہے۔ طعام اور اس کے ذرائع سے استفادہ کے اسباب مہیا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہیں تو سب کچھ بند کر دیں۔ مگر اس کے فضل و کرم پر قربان جائیے ہمارے تمام گناہوں اور بڑے بڑے جرائم پر پردے ڈال دیتے ہیں تیسے آج اپنے مہربان خدا کے سامنے گڑ گڑا کر اور رو۔ رو کر اپنے گناہ معاف کر لیں۔ اس وقت اہل مجلس پر بیب کیفیت تھی۔ آہ و بکا اور گریہ و زاری کا سماں بندھا ہوا تھا۔ اور لوگ چیخیں مار مار کر رو رہے تھے۔ اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق پر کس قدر مہربانی فرمائی ہے۔ کہ خود اپنے سے گناہ معاف کرنے کی تلقین ہی کر دی ہے ایسا کرنے والے کو بڑی اور عظیم بشارتوں سے بھی نوازا۔

فقلت استغفر واربعکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا یرسدکم

بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا (نہج)
اور میں نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بے شک وہ ہے بخشنے والا، چھوڑ دے گا تم پر آسمان کی
دھاریں اور بڑے عمارتوں سے اور بندے گا تمہارے واسطے باغات اور بناد
گا تمہارے لئے نہریں۔

اللہ کے سوا کوئی ماویٰ اور ملجاء نہیں | اللہ پاک کے ان مبارک کلمات میں کس قدر لطف ہے اور شفقتیں ہر
جیسے ایک مشفق اور مہربان والد اپنے سرکش اور نافرمان بیٹے سے کہتا ہے۔ لخت جگر تجھے میں نے پالا ہے۔ تیری
پرورش میں نے کی ہے اور اب بھی میرے گھر میں تمہارا بسیرا ہے۔ اگر نکال دوں تب بھی میرے در کے سوا تیرا
دوسرا در نہیں جہاں تجھے پناہ مل سکے۔ بیٹے نافرمانی نہ کر، آج اپنے والد کے در پر اپنے مہربان کے گھر میں۔ ہمارا بھی
اللہ رب العزت کے در کے سوا دوسرا در نہیں۔ یا اللہ ہم تیرے نافرمان بندے ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے جرائم کئے
ہیں۔ یا اللہ ہم سب اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ میرے اللہ! ہم سب تیرے دروازے پر حاضر ہیں۔ تیری
چوکھٹ پر سجدہ ریز ہیں۔ یا اللہ اگر تو دوستکار دے تو کون ہے جو تیرے بندوں کا ماویٰ اور ملجاء بنے۔ یا اللہ
ہم سب کو معاف فرما دے۔

عزیز بھائیو! آئیے آج اخلاص کے ساتھ اپنے گناہوں اور جرائم سے استغفار کر لیں۔ اللہ پاک استغفار
کرنے والے کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور دینی و دنیوی نعمتوں اور شوکتوں کے ساتھ دنیا و آخرت
کی لازوال نعمتوں سے بھی نوازتے ہیں۔

وَيُؤْتِكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا
سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم | آپ حضرات نے جو اجتماع کا پروگرام بنایا ہے اور بڑے بڑے علماء کرام
کو مدعو کیا ہے۔ یہ حضرات ہمیں قرآن پاک، حدیث اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا سبق پڑھائیں
گے۔ جو یقیناً ہمارے لئے دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا ضامن ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع
پر ارشاد فرمایا:-

مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ
شہید حب وفات پاتا ہے توجہت کے حورو و علمان اس کا استقبال کرتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت اپنے
مخصوصی لطف و کرم سے نوازتے ہیں۔

افغان مجاہدین اور اہل اسلام | اللہ پاک ہمارے مجاہدین افغانستان کو بھی کامیابی سے نوازے۔ اور ان کو
اپنے عظیم مقاصد میں عظیم کامرانی عطا فرمائے۔ الحمد للہ کہ آج روسی دشمن سے میدان کارزار میں علماء بالخصوص

المعلوم حقانیہ کے فضلاء برسرِ پیکار ہیں۔ بہتے ہاتھوں مسلح افواج اور زبردست طاقتور دشمن سے مقابلہ ہے
زیبا سا رتبہ تین برس ہونے کو ہیں کہ دشمن کے بمبارطیاءوں۔ ٹینکوں اور مسلح فوجوں سے ہمارے بے مڑ سامان
بدین اور ہمارے دارالعلوم کے فضلاء اور طلباء مسلسل جنگ کر رہے ہیں جن میں سینکڑوں شہید ہو چکے
ہم سب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تضرع و عاجزی اور اپنے گناہوں و جرائم کے اعتراف کے ساتھ
یہ وندامت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ یا اللہ تو اپنے ان دین کے سپاہیوں اور مجاہدوں کی
اپنی غیبی قوتوں سے امداد فرما۔ مجاہدین کے ساتھ ہر قسم کا تعاون ہمارا فرض ہے۔ اگر اور کچھ نہ ہو سکے تو کم از
کم دعا تو کر لیا کریں اگر آج افغان مجاہدین نہ ہوتے اور انہوں نے افغانستان میں روسی اثر دھا کا مقابلہ
کیا ہوتا تو آج روس خدا جانے اپنے ناپاک عزائم میں کس قدر کامیاب ہوا ہوتا۔ آپ کو یہ دارالعلوم حقانیہ اور
سب میں دینی مدارس کا جو حال پھیلا ہوا نظر آرہا ہے۔ اگر افغان مجاہدین کی باڑ نہ ہوتی تو یہ مدارس اور مساجد
ی سمرقند و بخارا کی طرح حیوانات کے اہطل بن چکے ہوتے۔

ہمارے دلوں میں بھی ایک ارمان ہے، ایک تمنا ہے کاش اس بڑے بچے میں بھی میدانِ کارزار میں جانا
میب ہوتا۔ اور افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑنے کا موقع ملتا۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ تمنا شاید تمنا ہی رہے۔ لیکن خداوند قدوس نے ہم کمزوروں اور
سیفوں کے لئے ایک دوسری صورت اور ایک آسان راستہ بنا دیا ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت پر عمل کرنے سے تلوں شہیدوں کے مراتب و درجات اور ان کے برابر اجر و
واب کے دینے کا وعدہ فرمایا مثلاً

مسیب میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں اور ”اللّٰهُمَّ اِنْتَحِلْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“
بڑھیں اور نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر نکالیں اور ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ“
جیسا کہ آل حضرت کامستنون طریقہ یہی تھا۔ تو اس عمل (جو بظاہر ایک معمولی اور حد درجہ آسان عمل ہے)
سے اللہ پاک ہم کو تلوں شہید کا ثواب دیتے ہیں۔
دیکھئے!

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل و کرم اور مہربانیوں کے دروازے بڑے وسیع اور کشادہ ہیں۔
در ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ ایک سنت کے بدلے کتنی عظیم دولت مل رہی ہے۔ اور جب کھانا کھانے
بیٹھیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں اور جب فارغ ہو جائیں تو الحمد للہ الذی اطعمنا
وسقانا وجعلنا من المسلمین پڑھ لیں اور اگر کسی پوری دعا یاد نہیں تو فقط الحمد للہ کے

پڑھ لینے سے بھی سنت اچھا ہو جائے گی۔ ظاہر معمولی اور حد درجہ آسان نکلے۔ مگر وجہ سنت سے ہونے کے اللہ پاک کے ہاں یہ حد متبول ہے۔ اس لئے اللہ پاک نے ستر شہیدوں کے برابر اجر و ثواب عنایت فرمانے کی بشارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنو امی۔ ہم پر اللہ پاک نے بہت بڑا احسان فرمایا کہ آج ہمیں دین کے لئے یہاں اکٹھا فرمایا۔ اور اس بے آب و گیاہ علاقہ میں اس قدر عظیم دینی ادارے عطا فرمائے اور اس پتھر پٹی زمین اور کھنڈرات سے (دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں) علوم کے چشمے بہا دئے۔ اگر تمام سجدے کرتے رہیں تب بھی ہم خدا کے لم یزل کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔

عجز وانکساری | فتح مکہ کے موقع پر جب آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار جاں نثاروں کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے تو تواضع وانکساری اور حد درجہ حیا کی وجہ سے اپنے چہرہ اقدس کو اونٹ کی گردن پر رکھ دیا تھا۔ اہل مکہ نے دیدہ و دل نچھاور کر کے، میزبانی اور قیام کے لئے اپنے گھروں کو آراستہ کیا۔ اور اپنے اپنے محلات کی پیش کش کی۔ مگر آپ نے اس جگہ رہنا پسند کیا جہاں فتح مکہ سے قبل آپ کے رفقاء نے تین سال کا عرصہ قید میں گزارا تھا۔ اور بہترین محلات پر قدیم جیل خانہ کو اس لئے ترجیح دے تاکہ ابتدائی حالات یاد ہوں اور اب خدا کے پاک کا نفل و کرم دیکھ کر تشکر و امتنان کی کیفیت پیدا ہو۔ فرمانی کے موقع پر بڑائی اور افتخار کے بجائے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تضرع اور عاجزی تواضع وانکساری زیادہ محبوب تھی۔ آج ہم اپنے اندر جھانک کر دیکھیں، قدرے دولت حاصل ہو جائے یا عزت و جاہ جائے یا کسی کمال کو حاصل کر لیں تو کپڑوں میں نہیں سماتے۔ کمالات اور بزرگی جتنا ہے اور ہر ممکن اپنے آپ منواتے ہیں۔ اور دنیا کو "پدرم سلطان بود" کا باور کراتے ہیں۔ اس رویہ سے اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں۔

ایازہ قدرے خود بشناس | محمود غزنوی بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ غزنی سے آئے ہندو پاک کو فتح کے سو منات کے مقام تک پہنچے۔ ان کو اپنے ایک غلام ایاز سے بے حد محبت تھی۔ ایاز شاہی دربار میں مرصع تاج اور ایسا لباس پہنتا تھا جس میں بیش بہا موتی اور لعل و جواہر جڑے ہوئے تھے۔ وزیر اور دیگر شاہی مقررین اس سے حسد تھا۔ اور محمود غزنوی کی ایک غلام سے محبت پر تعجب بھی۔ توجیب وزیر نے ایاز سے اس قدر محبت اور خصوصی تعلق کی وجہ دریافت کی تو محمود غزنوی نے فرمایا اس کا جواب کل دوں گا۔ دوسرے دن جب دربار برخواست ہوا اور سارے وزراء جانے لگے تو محمود غزنوی نے سب کو روک لیا اور سب وزراء کو سناٹھ کر اچانک ایاز کے گھر جا پہنچے۔ سب نے دیکھا کہ ایاز نے شاہی لباس اور قیمتی مرصع تاج اتار رکھا ہے اور اپنا پرانا مزدوروں اور قلیوں والا لباس پہن کر آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو کہہ رہا ہے کہ ایاز! قدرے خود بشناس۔ بزرگوں کا مقولہ ہے شریف آدمی جس قدر بلند مرتبہ پر پہنچتا ہے اسی قدر اس میں تواضع اور عاجزی

پیدا ہوتی ہے۔ اور رذیل آدمی جوں جوں اونچے درجات پر پہنچتا ہے توں توں اس میں دنارت کمینگی اور رذالت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ بہر حال عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ رب العزت کو اپنے پیغمبروں کی سیرت اور سنت ہر درجہ محبوب ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے ساتھ مقابلہ میں تھے۔ تو فرعون حضرت موسیٰؑ کو جادوگر کہا کرتا تھا اس لئے ملک کے تمام جادوگروں کو بلایا۔ جب حضرت موسیٰؑ سے مقابلہ کرنا چاہا، تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ کل جب میدان میں مقابلہ ہوگا۔ اور جس سے مقابلہ ہوتا ہے ہم نے ابھی تک اسے دیکھا نہیں ہیں کم از کم اس قدر تو معلوم ہو جائے کہ جس سے مقابلہ کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے اور اس شکل و صورت کا انسان ہے تو فرعون نے جادوگروں کے لئے حضرت موسیٰؑ کو دیکھ لینے کا انتظام کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ کے دیکھ لینے کے بعد جادوگروں نے فرعون سے یہ درخواست کی کہ جب کھلاڑی اور مقابل میدان میں آتے ہیں تو عام طور پر ان کی درمی اور لباس ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ اس لئے آپ بھی ہمارے لئے یہ انتظام کر دیں کہ ہمارا لباس بھی حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے طرز کا لباس ہو جیسے حضرت موسیٰؑ کی پگڑی ہے، ٹوپی ہے، جوتے ہیں ویسے ہی ہمارے بھی ہونے چاہئیں۔ فرعون کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں تھا۔ راتوں رات فرعون نے تمام جادوگروں کا لباس حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے لباس کی طرح بنوا دیا۔

صبح جادوگر جب حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں نکلے تو سب کا لباس حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کی طرح تھا اور گویا لباس وردی کے لحاظ سے سب موسیٰؑ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے جب مقابلہ ہوا تو جادوگروں نے حضرت موسیٰؑ کی نبوت کی گواہی دے دی اور اسلام قبول کر لیا۔ مگر فرعون اس سعادت سے محروم رہا۔

فرعون نے جادوگروں کو دھمکیاں دیں مگر وہ اس قدر دین پرپاک گئے تھے کہ ان کو فرعون کی کوئی دھمکی اور شدید ترین سزا بھی لغزش کا باعث نہ بن سکی۔ وہ استقامت کا پہاڑ بن چکے تھے۔ اور انہوں نے فرعون سے کہہ دیا "فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ" تو حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے خلوت میں خدا کے حضور عرض کی۔ یا اللہ یہ سارا انتظام

اس لئے کیا گیا تھا کہ فرعون ایمان لے آئے۔ میں بھی دن رات اس کی اصلاح و تبلیغ کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر اس نے تو اسلام قبول نہ کیا۔ سینکڑوں جادوگر اسلام میں داخل ہو گئے۔ آخر اس میں راز کیا ہے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ (علیہ السلام) آپ کا لباس نبی کا لباس ہے۔ اور نبی کا لباس اور اس کی شکل و صورت مجھے

محبوب ہے۔ تو جادوگروں نے جب میرے محبوب کے لباس کو پہن کر نبی کے ساتھ مقابلہ کیا تو میری رحمت یہ گوارا نہ کر سکی کہ ایک شخص پیغمبر کے لباس میں ہو اور وہ جہنم میں جا پڑے۔ اس لئے میں نے نبی کی شکل و صورت اور اس کا لباس اختیار کرنے کی وجہ سے سب کو اسلام اور ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

تو ہمارے سامنے ایک بہت بڑی گھاٹی (موت) ہے جس کو سب نے عبور کرنا ہے۔ جو پار ہو گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ جو راستے میں لڑھک گیا وہ برباد ہو گیا۔

امام زین العابدین کو کسی نے گالیاں دیں تو امام صاحب ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا خوب جی بھر کر دو۔ مگر گالیاں دینے والا جب گالیاں دیتے دیتے تھک گیا اور خاموش ہو گیا تو امام زین العابدین نے ان سے فرمایا: عزیز! میرے سامنے موت کی ایک بہت دشوار گزار گھاٹی ہے اگر میں نے وہ عبور کر لی تو پھر تیری گالیاں لی مجھے پروا نہیں اور اگر راستے میں لڑھک گیا تو پھر ان گالیوں سے زیادہ کامیابی ہوگی۔ اصل چیز خدا کے ہاں مقبولیت اور اس کی رضا ہے۔ اگر ایک شخص بادشاہ کی نگاہ میں عزیز ہے تو اسے کسی جمہدار اور غلام کی گالیوں کا کوئی پیر و انہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر شاہ کی نظروں سے گزر گیا ہے تو وزیروں اور امارات کی نگاہ میں اس کی مقبولیت بے سود ہے +

وضو تم رکھنے کے لئے جو تے پہنا بہت
ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش
ہونی چاہیے کہ اس کا وضو ناقص نہ رہے

سروس انڈسٹریز

پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور
واجبی نرخ پر جو تے بنائی

سروس شوز



قد قدام حسین قدم قدام